

(خدا) ہی کی خوشبو آتی ہے۔ میں حضرت علیؑ کی بندگی میں مصروف ہوں اور اس طرح عین خدا کی بندگی کر رہا ہوں۔

### ۱۔ شرح : میرے

دل اور جگر دونوں پر کاری فرمیں  
لگ چکی ہیں۔ دونوں پر گریہ و  
نوحہ ضروری ہے، لیکن میں  
بہ یک وقت دونوں کے سلسلے  
میں یہ فرض ادا نہیں کر سکتا۔  
استطاعت ہو تو ایک ماتم  
کرنے والا ساتھ رکھ لوں تاکہ  
میں ہائے دل لگا روں اور وہ  
ہائے جگر کمتا جائے۔ اس طرح  
دونوں کے ماتم کا حق ادا ہوگا  
مرزا کا مقصود صرف  
یہ ظاہر کرنا ہے کہ عشق میں دل  
اور جگر دونوں فنا ہو گئے۔ اس  
کے سوا جو کچھ ہے، وہ اسلوب  
بیان ہے، جس نے شعر کی  
حیثیت کچھ سے کچھ بنا دی۔  
اسلام سے پیشتر عرب  
میں یہ دستور تھا کہ گلے والیں  
کی طرح نوحہ کرنے والوں کے

حیراں ہوں، دل کو روڑوں کہ پیٹوں جگر کو میں  
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں  
چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں  
ہراک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں؟  
جانا پڑا رقیب کے در پر، ہزار بار  
اے کاش! جانتا نہ تری رہنمائی کو میں  
ہے کیا؟ جو کس کے باندھے؟ میری بلا ڈرے  
کیا جانتا نہیں ہوں تمھاری کمر کو میں؟  
لو، وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے  
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں  
چلتا ہوں تھوڑی دور ہراک تیز رو کے ساتھ  
پہچانتا نہیں ہوں ابھی، راہبر کو بھی  
خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار  
کہ اے تیرا اس نے تیرے گھر کو میں؟